ہے کہ مشرک کے لفظ سے غیر مراد ہوتے ہیں پس اس طرح آیہ کریمہ ولا تنکحوا المشرکات میں سمجھ لینا چاہیئے خلاصہ یہ کہ کسی کے اندر کوئی وصف پائی جائے، تو اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اس وصف سے وہ پکارا جائے دیکھئے شیر گندہ دہن ہے یعنی اس کے منہ سے سخت بو آتی ہے مگر عموماً اس کو ایسے الفاظ سے ذکر کرتے ہیں جن سے اس کی شجاعت و بہادری ٹپکے۔ گندہ دہنی سے اس کا ذکر نہیں کیا جاتا کیونکہ شجاعت والی وصف اس کی غالب آگئی ہے ٹھیک اسی طرح اہل کتاب کے حق میں اہل کتاب یا یہود و نصاریٰ ہونے کی وصف غالب آگئی ہے اور ان کے غیر کے حق میں مشرک ہونے کی اس لئے ہر ایک اپنی غالب وصف سے پکارا جاتا ہے۔

الا ماشاء اللہ عبداللہ امرتسری روپڑی

مہر کا بیان

ناجائز نکاح کی صورت میں طلاق دینے پر خاوند کو مہر دینا پڑے گا؟

سوال۔ نکاح پر نکاح یا ناجائز نکاح ثابت ہونے پر اگر خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو اس کو حق مہر ادا کرنا پڑتا ہے یا نہیں؟

جواب۔ لعان کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مہر دینا پڑے گا۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ جلد ۲ باب اللعان فصل اول بلکہ طلاق نہ دے تب بھی دینا پڑے گا۔ کیونکہ لعان کی حدیث میں بما استحللت من فرجها کا لفظ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ایک دفعہ بیوی کے پاس چلا جائے تو مہر پختہ ہو جاتا ہے اور بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۸۲ باب المهر للدخول عليها الخ۔ میں ہے۔ فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا یعنی تو اس سے ہمبستری کر چکا ہے۔ اس لئے مہر اس کے عوض میں ہو چکا ہے یہ لفظ بھی صاف دلالت کرتا ہے کہ عورت کی شرارت سے مہر معاف نہیں ہو سکتا۔ ہاں خلع کی صورت میں خاوند کو مہر نہیں دینا پڑتا۔ کیونکہ اس میں طلاق کے وقت مہر کی معافی کی شرط ہو جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید پارہ ۲ رکوع ۱۳ میں اس کا ذکر ہے۔ عبداللہ امرتسری روپڑی

معاف کر دینے کی شرط پر زیادہ مہر لکھوانا

سوال ۔ زید غریب آدمی ہے جب اس کی شادی ہونے لگی تو سسرال نے کہا بیشک ہم تم سے دو صد روپے لے چکے ہیں لیکن اب تم فرضی طور پر پندرہ سو روپیہ حق مہر منظور کرو۔ تاکہ ہماری برادری ہم کو معمولی حق مہر پر طعن نہ کرے۔ گھر جا کر ہماری لڑکی حق مہر معاف کر دے گی معافی کی اس شرط پر خاوند نے حق مہر منظور کر لیا اب اگر معاف نہ کرے تو اس حق مہر کے متعلق خاوند کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب ۔ مہر درحقیقت وہی دو صد روپیہ ہیں پندرہ سو روپیہ شرعاً دینا نہیں آتا ایک تو وہ فرضی ہے حقیقتاً مہر نہیں۔ دوم وعدہ معافی کا ہو چکا ہے۔ جس کے ذمہ دار والدین ہیں۔ اگر عورت لینا چاہے تو والدین ہی سے لے سکتی ہے۔ عبداللہ امرتسری روپڑی ۲۲ شعبان ۱۳۵۶ھ

خلع میں خاوند مہر سے زیادہ لے سکتا ہے یا نہیں؟

سوال ۔ اگر مہر ایک سو روپیہ ہو اور بوقت خلع خاوند مہر سے زائد روپیہ طلب کرے اور عورت رقم ادا نہیں کر سکتی مگر وہی جو مقرر ہوئی ہے تو کیا عورت نکاح بصورت خلع فسخ کرا سکتی ہے؟

جواب ۔ خلع میں مہر سے زیادہ لینا خاوند کا حق نہیں جتنا دیا ہے اتنا ہی لے سکتا ہے۔ بلکہ نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۲۱۱ میں بحوالہ عبدالرزاق سعید بن مسیب سے نقل کیا ہے کہ خلع میں پورا لینا بھی درست نہیں۔ اس سے کچھ چھوڑ دے کیونکہ عورت سے کچھ فائدہ اٹھا چکا ہے۔ تو مناسب ہے کچھ کم لے تاکہ اس کا معاوضہ ہو جائے خاص کر جب قصور مرد کا ہو۔ عبداللہ امرتسری روپڑی

عورت کے قصور کی بنا پر مرد طلاق دے تو پھر بھی مہر دینا پڑے گا؟

سوال ۔ مرد اپنی عورت کو اس کے والدین کے گھر جانے سے روکتا ہے کہ وہاں پردہ کا اہتمام نہیں مگر عورت جانے پر بضد ہے بلکہ وہ اپنے والدین کے گھر چلی گئی ہے خاوند جب لینے گیا تو اس نے والدین کو ملنے کی شرط لگا دی۔ مگر خاوند اس شرط کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر عورت کی شرط مرد نہ مانے اور ان کو جدا کیا جائے۔ تو کیا یہ جدائی طلاق ہوگی یا خلع؟ بصورت خلع عورت کا مہر ادا کرنا ہوتا ہے یا نہیں جب کہ خاوند بسانے کو تیار ہو۔ مگر عورت شرط مذکورہ کے ساتھ بسنا چاہتی ہو اور خاوند اس شرط پر بسانے کو

یہ اختلافی مسئلہ ہے سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ کل مال وصول کرنے کے بجائے کچھ چھوڑ دینا چاہیئے محدث روپڑی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ خاص طور پر جبکہ خاوند قصوروار ہو۔ (م)

جواب۔ اگر واقعی یہ صحیح ہے کہ والدین کے ہاں بے پردگی ہے نیز صحبت بد ہے اور ماں باپ کے ورغلانے کا خطرہ ہے یا لڑکی والدین کے گھر بار بار جاتی ہے جس سے کرایہ وغیرہ کا خرچ ہوتا ہے اور جس کو خاوند برداشت نہیں کر سکتا یا گھر کی آبادی میں فرق آتا ہے یا خاوند کی اجازت کے بغیر گھر کی اشیاء ماں باپ کو پہنچاتی ہے غرض اس قسم کی تمام صورتوں میں خاوند کو روکنے کا حق حاصل ہے اگر بلا وجہ تنگ کرے یا روکے اور ماں باپ سے ملنے نہ دے تو ایسا کرنا جائز نہیں رہا طلاق و خلع کا مسئلہ تو یہ شرائط کے مطابق ہوگا۔ خواہ عورت کا قصور ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں اگر طلاق دیوے اور طلاق دینے کے وقت عورت سے مہر معاف نہ کروایا ہو تو مہر دینا پڑے گا۔ اور اگر مہر معاف کرا کر عورت کو چھوڑ دے تو اس کو خلع کہتے ہیں اس صورت میں مہر عورت کو دینا نہیں پڑے گا۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۳ شعبان ۱۳۵۷ھ

مہر نکاح سے پہلے لے سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال۔ جو لوگ اپنی دختروں کے مہر وقت نکاح سے پیشتر لے لیتے ہیں؟ کیا یہ جائز ہے کیا عرب میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہی دستور تھا؟

جواب۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جب کسی کا حق ذمہ لازم ہو جائے تو اس کا دینا ضروری ہے خصوصاً مطالبہ کے وقت اور مہر بھی انہی حقوق سے ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً یعنی عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ مہر کس وقت ذمہ لازم ہوتا ہے سو اس کی بابت دوسرے پارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پارہ ۲ رکوع ۵ یعنی اگر تم عورتوں کو صحبت سے پہلے طلاق دو اور ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر ادا کرو۔ صحبت سے پہلے آدھا ادا کرنے کا حکم دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحبت کے بعد پورا ادا کر دے۔ چنانچہ چوتھے پارہ میں ہے۔ فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا یعنی تم مہر میں سے کچھ بھی نہ لو۔ بلکہ پورا ادا کرو۔ اسی واسطے مشہور ہے کہ مہر دو طرح کا ہے معجل و مؤجل۔ ابوداؤد میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت فاطمہ کا مکلاوہ دینے لگے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ فاطمہ کو کچھ دو تو حضرت علی نے زرہ دیدی۔

اس حدیث اور اوپر کی آیتوں سے معلوم ہوا کہ نصف کا مطالبہ تو نکاح ہوتے ہی ہو سکتا ہے اور نصف کا رخصتی ۱۲

صحبت کے بعد جو نکاح کے وقت سارا لے لیتے ہیں وہ ٹھیک نہیں کرتے البتہ دو صورتوں میں نکاح کے وقت سارا لینا جائز ہے ایک یہ کہ لڑکے والے خوشی سے دیدیں دوسری صورت یہ ہے کہ لڑکی والے شرط کریں کہ نکاح ہوتے ہی سارا مہر ادا کرنا ہوگا۔

بخاری میں ہے اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ یعنی سب شرطوں سے زیادہ ادا کرنے کے لائق وہ ہیں جن سے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے پس حسب شرط نکاح کے وقت سارا ادا کرنا چاہیئے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

مہر کی ادائیگی شب وصال سے پہلے ضروری ہے؟ اور مہر کی مقدار کیا ہے؟

سوال: کیا مہر کی ادائیگی شب زفاف سے پہلے واجب ہے بعض لوگ مہر کی ادائیگی زیورات میں کر دیتے ہیں بعض نصف مہر کی ادائیگی تو زیورات میں کر دیتے ہیں نصف دوران زندگی میں؟

جواب: مہر کی ادائیگی تو کجا مہر مقرر کرنا بھی ضروری نہیں قرآن مجید میں پارہ ۲ رکوع ۱۵ میں اس کا ذکر ہے ہاں اگر مقرر نہ کیا ہو اور مجامعت ہو چکی ہو تو پھر جتنا اس قوم کی عورتوں کا مہر ہے اتنا ادا کرنا ضروری ہے اسے مہر مثل کہتے ہیں اور مہر کی ادائیگی ہر طرح سے ہو سکتی ہے مگر اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ نکاح کے وقت طے پایا کہ فلاں شے مہر میں دی گئی یا دی جائے گی خواہ زیور ہو یا کچھ اور تو اس صورت میں طے شدہ چیز عورت کا حق ہوگا۔ اور اگر کوئی شے طے نہ پائی ہو تو پھر اصل تو رقم ہے آگے عورت کو اختیار ہے خواہ رقم لے یا اس کے عوض کوئی اور شے لے اور مہر حسب حیثیت باندھنا چاہیئے۔ جو ادا ہو سکے۔ جو لوگ نام کے لئے مہر زیادہ باندھ لیتے ہیں اور ادا کرنے کی نیت نہیں ہوتی وہ نکاح نہیں زنا ہے۔ چنانچہ بعض احادیث میں ایسے شخص کو زانی کہا گیا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

فوت شدہ بیوی کا مہر کس طرح تقسیم ہو

سوال: ایک بیوی میرے نکاح میں آئی اور چار پانچ سال زندہ رہی بیوی مذکورہ اچانک فوت ہو گئی گویا غلطی سے اس کا حق مہر ادا نہیں کیا گیا اس کے بطن سے ایک لڑکی ایک لڑکا میرے پاس موجود ہیں۔ اس مہر کو کس طرح ادا کیا جائے بچوں پر خرچ کروں یا مسجد پر خرچ کروں یا کسی اور جگہ؟

جواب ۔ آپ[1] کی بیوی کا مہر اور اس کا دوسرا مال جو اس کے والدین نے اس کو دیا یا کسی اور طرح سے اس کی ملک میں آیا ہو جس کو وہ چھوڑ کر فوت ہوئی ہے اس مجموعہ کے چار حصے ہو کر ایک آپ کو ملیگا۔ ایک اس کی لڑکی کو اور دو لڑکے کو لیکن یہ تقسیم اس صورت میں ہے کہ آپ کی بیوی کے والد یا والدہ نہ ہوں اگر یہ دونوں ہوں یا دونوں سے ایک ہو تو آپ کی بیوی کے مجموعہ مال کے ۳۶ حصے ہوں گے جن سے ۹ آپ کے اور ۶ والد کے ۶ والدہ کے باقی پندرہ بچے ان سے پانچ لڑکی کے اور دس لڑکے کے اگر صرف والد ہو اور والدہ نہ ہو یا والدہ ہو والد نہ ہو تو پھر باقی اکیس بچتے ہیں جن سے ۷ لڑکی کے ۱۴ لڑکے کے قرآن و حدیث سے اس طرح ثابت ہے ——— اگر آپ کی بیوی مال چھوڑ کر نہیں مری تو صرف مہر ہی ہو تو بھی اسی طریق پر تقسیم ہونی چاہیئے۔ یعنی والدین نہ ہوں تو مہر کے چار حصے کئے جائیں اگر والدین سے ایک یا دو ہو تو ۳۶ حصے کئے جائیں

عبداللہ امرتسری روپڑی

بیوی سے مہر معاف کرانا

سوال ۔ اگر کوئی شخص منت سماجت کر کے بیوی سے مہر بخشوا لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب ۔ منت کر کے یا سوال کر کے معاف کرانے میں شبہ ہے کیونکہ بیوی کو یہ خیال ہوگا کہ خاوند ناراض ہو جائے گا۔ اس لئے اپنی طرف سے دینے پر پوری آمادگی ظاہر کرنی چاہیئے۔ اگر خوشی سے بغیر کہے کہلائے معاف کر دیں تو بلا کھٹکا درست ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

نابالغہ مطلقہ کے متعلق مہر کا مسئلہ

سوال ۔ کسی ولی نے نکاح نابالغہ کسی سے کر دیا کچھ عرصہ کے بعد نابالغہ کو اس کے خاوند نے طلاق دیدی کیا اس صورت میں خاوند کے ذمہ مہر کی ادائیگی آتی ہے۔ مفتی فضل عظیم قریشی بھیرہ

جواب ۔ قرآن مجید میں ہے۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ یعنی ہمبستری سے پہلے یا مہر مقرر کئے بغیر عورتوں کو طلاق دو تو اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں اور اپنے حسب حال

---

[1] حاشت کے بیان میں بھی یہ فتویٰ درج ہو چکا ہے

کچھ ان کو فائدہ دو احسان کرنے والوں پر یہ حق ہے اور اگر ہمبستری سے پہلے طلاق دو اور مہر مقرر ہو چکا ہو تو نصف مہر دینا پڑے گا مگر یہ کہ عورتیں معاف کر دیں یا جس کے اختیار میں عقد نکاح ہے وہ خاوند یا ولی معاف کر دے خاوند کا معاف کرنا یہ ہے کہ باقی نصف بھی عورت کو دیدے اور عورت کے ولی کا معاف کرنا یہ ہے کہ باقی نصف بھی خاوند کو چھوڑ دے۔

مذکورہ بالا آیات سے مہر کا مسئلہ اچھی طرح واضح ہو گیا خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اگر ملاپ ہو چکا ہے تو مہر بہر صورت دینا پڑے گا، خواہ طلاق دے یا نہ دے، اور خواہ مہر مقرر ہو یا نہ ہو۔ اور اگر ملاپ نہیں ہوا تو دیکھنا چاہیئے کہ مہر مقرر ہے یا نہیں۔ اگر مہر مقرر ہے تو نصف مہر دینا پڑے گا۔ اگر مقرر نہیں تو دیکھے اپنی حالت کے مناسب اس کو کچھ دیدے مثلاً کپڑوں کا جوڑا بنا دے یا کچھ اور دیدے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

مہر کا غیر مال ہونا

سوال: کیا مہر غیر مال بھی ہو سکتا ہے؟

جواب: غیر مال بھی مہر ہو سکتا ہے۔

۱۔ حدیث میں ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّۃَ وَجَعَلَ عِتْقَھَا صَدَاقَھَا (بلوغ المرام باب الصداق) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کا آزاد کرنا اس کا مہر کر دیا۔

۲۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَبَ اَبُوْطَلْحَۃَ اُمَّ سُلَیْمٍ فَقَالَتْ وَاللہِ مَا مِثْلُکَ یَا اَبَا طَلْحَۃَ یُرَدُّ وَلٰکِنَّکَ رَجُلٌ کَافِرٌ وَاَنَا اِمْرَاَۃٌ مُّسْلِمَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لِیْ اَنْ اَتَزَوَّجَکَ فَاِنْ تُسْلِمْ فَذَاکَ مَھْرِیْ وَلَا اَسْاَلُکَ غَیْرَہٗ فَاَسْلَمَ فَکَانَ ذٰلِکَ مَھْرَھَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِاِمْرَاَۃٍ قَطُّ کَانَتْ اَکْرَمَ مَھْرًا مِنْ اُمِّ سُلَیْمٍ اَلْاِسْلَامُ فَدَخَلَ بِھَا فَوَلَدَتْ لَہٗ (نسائی جلد ۲)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم سے نکاح کی درخواست کی ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا اے طلحہ! تیرے جیسے شخص کو جواب نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں۔ میرے لئے تیرا نکاح حلال نہیں۔ اگر تو اسلام لائے تو یہی میرا مہر ہے۔ میں تجھ سے کچھ اور نہیں مانگتی۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے پس یہی ام سلیم کا مہر ہو گیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ثابت کہتے ہیں میں نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے زیادہ عزت والی مہر میں کوئی عورت نہیں سنی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اسی

مہر کے ساتھ ام سلیم سے ہمبستر ہوا۔ اور ان کے اولاد ہوئی۔

۳۔ سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی کہا میں اپنے نفس کو آپ کے لئے ہبہ کرنے کو آئی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اوپر نیچے نظر کی پھر سر نیچے ڈال لیا جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کی بابت کچھ فیصلہ نہیں کیا تو بیٹھ گئی ایک شخص صحابہؓ سے کھڑا ہوا کہا یا رسول اللہ اگر آپ کو حاجت نہیں تو مجھ سے نکاح کرا دو۔ فرمایا تیرے پاس کچھ ہے کہا خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں فرمایا اپنے گھر میں جا کر دیکھ گھر میں گیا اور پھر واپس آیا کہا خدا کی قسم میں نے کچھ نہیں پایا فرمایا پھر جا کر دیکھ اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی مل جائے گیا پھر واپس آیا۔ کہا یا رسول اللہ! خدا کی قسم ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ ہاں میرا تہ بند ہے آدھا اس کو دے دوں گا سہل کہتے ہیں اس کے پاس چادر نہ تھی صرف تہ بند تھا۔ آپ نے فرمایا تہ بند کو کیا کرے گا اگر تو پہنے گا تو اس پر کچھ نہیں رہے گا اگر وہ پہنے گی تو تجھ پر کچھ نہیں رہے گا۔ وہ آدمی بیٹھ گیا جب بیٹھے کو دیر ہو گئی تو آخر واپس ہو کر چل دیا جب رسول اللہ نے اس کو جاتے ہوئے دیکھا تو اس کو بلوایا جب آیا تو فرمایا تجھے قرآن مجید کتنا یاد ہے کہا فلاں فلاں سورۃ تو بے خیال پڑھ سکتا ہے؟ کہا ہاں فرمایا جا ہم نے تجھے اس قرآن کے عوض اس عورت کا مالک بنا دیا۔ اور ایک روایت میں ہے جا اس عورت سے تیرا نکاح کر دیا۔ اس کو قرآن مجید سکھا دے۔ ایک روایت میں ہے ہم نے اس عورت پر اس قرآن کے عوض تجھ کو قبضہ دے دیا۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کتنا قرآن مجید یاد ہے اس نے کہا سورۃ بقرہ اور اس کے ساتھ کی سورۃ فرمایا اس عورت کو بیس آیتیں سکھا دے

ان تین احادیث سے معلوم ہوا کہ مال کے علاوہ بھی مہر ہو سکتا ہے خواہ آزاد کرنا ہو یا اسلام ہو یا قرآن مجید ہو یا کوئی اور شے ہو جیسے آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ تیری طرف سے مہر ذکر الٰہی ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہے۔ قرآن مجید میں جو فرمایا اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ تو یہ اکثری اعتبار سے ہے اس نے سوال کا ذکر کر دیا ایسی قید اتفاقیہ ہوتی ہے شرط نہیں ہوتی اکثر اعتبار سے اس آیت ——————— میں مال کا ذکر ہوا کیونکہ تینوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مال کے علاوہ بھی مہر ہو سکتا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں جن کے نکاح کا ان تین حدیثوں میں ذکر ہے ان کا مہر بھی مال ہی تھا لیکن مہر مؤجل تھا جو خاوند کے ذمہ قرض ہوتا ہے تو یہ محض اپنی من گھڑت بات ہے ورنہ ان حدیثوں کا مطلب صاف ہے کہ مہر مالی نہ تھا۔

عبد اللہ امرتسری روپڑی

لہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ سہل بن سعدؓ کی حدیث سے ظاہر کہ غیر مال کبھی مہر ہو سکتا ہے۔ (م)

مہر میں کمی وبیشی

سوال ۔ مہر کی ایک مقدار مقرر ہے یا اس میں کمی بیشی بھی جائز ہے ؟

جواب ، حالات کے مطابق مہر میں کمی بیشی جائز ہے ۔ اس کی ایک مقدار مقرر نہیں ۔

۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ اَعْطٰی فِیْ صَدَاقِ امْرَأَۃٍ سَوِیْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ وَاَشَارَ اِلٰی تَرْجِیْحِ وَقْفِہٖ (بلوغ المرام باب الصداق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص ستو یا کھجوریں مہر میں دیوے اس نے عورت کو حلال کر لیا۔

۲۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَعْطٰی امْرَأَۃً صَدَاقًا مِلْأَ یَدَیْہِ طَعَامًا کَانَتْ لَہٗ حَلَالًا رواہ احمد وابوداؤد بمعناہ (منتقی کتاب الصداق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر کوئی شخص طعام کا ایک اوجلا (لپ) بھر کر کسی عورت کو مہر دے تو وہ عورت اس کے لئے حلال ہے۔

۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَازَ نِکَاحَ امْرَأَۃٍ عَلٰی نَعْلَیْنِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَخُوْلِفَ فِیْ ذٰلِکَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نکاح جوتے کے ایک جوڑے پر جائز رکھا۔

۴۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَنَّ امْرَأَۃً مِنْ بَنِیْ فَزَارَۃَ تَزَوَّجَتْ عَلٰی نَعْلَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَضِیْتِ مِنْ نَفْسِکِ وَمَالِکِ بِنَعْلَیْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَہٗ رواہ احمد وابن ماجہ والترمذی وصححہ (منتقی کتاب الصداق)

ایک عورت نے جوتے کے ایک جوڑے پر نکاح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اپنا نفس اور مال خاوند کے حوالہ کر کے جوڑے پر راضی ہو گئی؟ کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز رکھا۔

۵۔ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ زَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا امْرَأَۃً بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِیْدٍ اَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا نکاح لوہے کی انگوٹھی پر کر دیا۔

۶۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَۃً عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِنْ ذَھَبٍ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ متفق علیہ (بلوغ المرام باب الولیمۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھا فرمایا یہ کیا ہے کہا میں نے وزن نواۃ سونے پر نکاح کیا ہے فرمایا خدا برکت کرے۔ ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔

نوٹ

وزن نواۃ کی بابت بعض کہتے ہیں، کھجور کی گٹھلی قدر سونا مراد ہے مگر یہ قول ٹھیک نہیں کیونکہ کھجور کی گٹھلی چھوٹی بڑی ہوتی ہے سونے جیسی قیمتی شے کے لئے گٹھلی معیار نہیں بن سکتی وزن نواۃ سونے کا ایک سکہ ہے جس کی قیمت اس وقت کے نرخ سے پانچ درہم تھے۔ سبل السلام۔ نیل الاوطار میں ہے خطابی نے اسی کے ساتھ جزم کیا ہے اور زہری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور قاضی عیاض نے اکثر علماء سے یہی نقل کیا ہے۔ اور بیہقی کی حدیث میں اس کی تصریح کی ہے کہ وزن نواۃ کی قیمت پانچ درہم ہے اور امام شافعیؒ نے بھی پانچ درہم کے ساتھ تفسیر کی ہے اور بیہقی کی ایک روایت میں قتادہ سے ہے تین درہم اور ایک تہائی ہے۔ اس روایت میں ضعف ہے لیکن امام احمدؒ نے اسی کے ساتھ جزم کیا ہے اور طبرانی میں ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ ہم نے اس کا اندازہ ربع دینار کیا ہے جو قریباً تین درہم ہوتے ہیں۔ بہرصورت وزن نواۃ پانچ درہم سے زیادہ نہیں۔ اس پر اتفاق ہے پس دس درہم کی کوئی شرط نہیں بلکہ لوہے کی انگوٹھی یا ایک او نجا طعام یا ستو وغیرہ یا وزن نواۃ سونا یا جوتے کا جوڑا ان سب پر نکاح درست ہے اگرچہ ان حدیثوں سے بعض میں کچھ ضعف ہے لیکن بعض قوی ہیں خاص کر ۵۔ ۶ کی احادیث تو بہت قوی ہیں، مجموعہ مل کر اور تقویت ہو جاتی ہے۔ پس مہر کا کم از کم دس درہم ہونا کوئی شرط نہیں اور جو کہتے ہیں ان حدیثوں میں مہر معجل کا ذکر ہے مہر مؤجل باقی تھا تو یہ بھی محض من گھڑت بات ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

عشرۃ النساء کا بیان

سوال ۔ کسی مرد کی دو یا تین یا چار عورتیں ہیں ایک عورت رضامندی سے اپنے والدین کے گھر جاتی ہے دو چار مہینے وہاں رہتی ہے۔ ایک عورت ناراض ہے کہ دوسری شادی کیوں کی ایک عورت حاملہ ہے اس سے مجامعت کرنے سے حمل کے ضائع ہونے کا امکان ہے ایک عورت دودھ پلاتی ہے اس کو خطرہ ہے کہ خاوند کے قریب گئی تو حمل ہو کر دودھ خشک ہو جائے گا یا خراب ہو جائے گا۔ اس خطرہ سے بعض